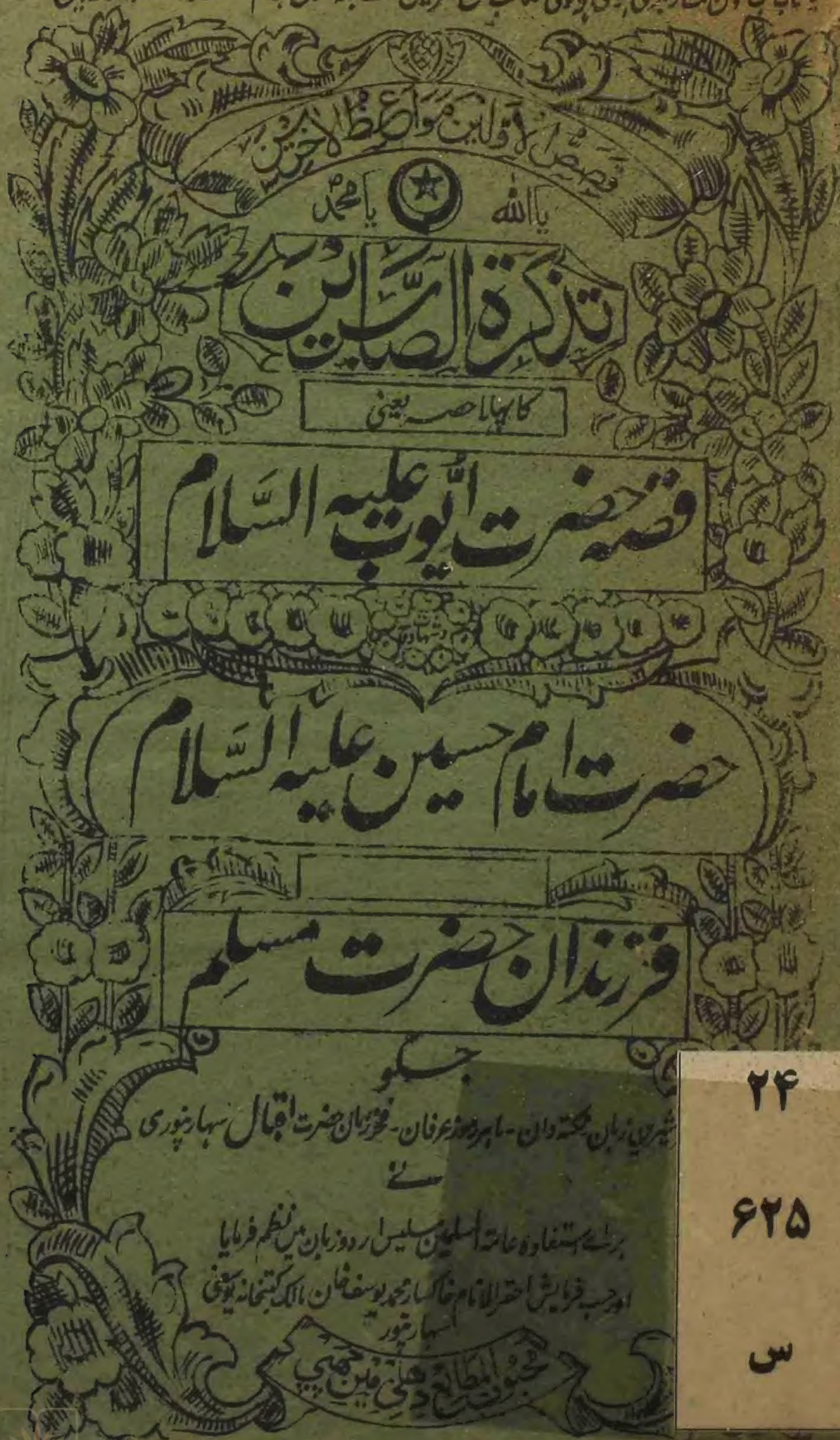


یہ کتاب حق و نیکوئی پر مبنی ہے کوئی صاحبِ طبع و فراہم اس کے جابجہ حقوق بنام مصنف و ناشر محفوظ ہیں۔



۲۴

۶۲۵

س

مالک ابنِ وافع روح مبارک

نیت پارسہ

فہرست کتب ہائے دلچسپ و دلکش من تصانیف

سلطان الواعظین حضرت مولوی محمد اسحق صاحب مدظلہ العالی

دہستان یوسف - یہ بحر البیان اور نثرانی نشان کی تفسیر یوسف علیہ السلام دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے قیمت ۳۰

فسانہ آدم - یہ عبرت انگیز فسانہ پیدائش عالم اور حضرت آدم و حوا کا سچا ناول ہے۔ قیمت ۳۰

جلوہ طور - یہ عبرت آمیز قصہ فرعون بادشاہ مصر اور موسیٰ علیہ السلام کی پوری داستان ہے

ملکت ابرہیم - یہ وہ دلکش کتاب ہے جس میں سرود اور جناب غلیل کا جملہ احوال ہے۔

دولت اخلاق - یہ اخلاقی کتاب وہ کتاب ہے جسے حکمرانان اخلاق مجسم بن جاتے ہیں

روزِ محشر - یہ وہ موثر کتاب ہے جس میں پچاس ہزار برس کے روز قیامت کا پورا حال ہے

تاج سلیمانی - یہ دلچسپ ناول وہ ناول ہے جس میں حضرت سلیمان کی حکومت کا جو شگفتہ لکھا ہے

قصہ اصحاب کہف - یہ دلکش کتاب عجیب غریب ہے جس میں اصحاب کہف کی پوری داستان ہے

بستان اولیاء - یہ پیاری کتاب حقیقت میں پیاری کتاب ہے جس میں ولیاء کرام کے نفیس حالات ہیں

موت کا منظر - یہ روح فرسا اور موثر کتاب ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فوٹو لکھنا ہے

نیکی بدی - یہ عجیب کتاب ہے جس میں انسان کی نیکی الگ الگ نظر آتی ہے

وعار مقبول - یہ نہایت کلام ہے جس میں دعائیں قبول ہونے کے وقت اور طریقہ مرقوم ہیں

وعوت نسوان - یہ نثرانی کتاب وہ ہے جس میں عورتوں کی معاملات حد کو پہنچا دی ہے۔

رسم و رواج - یہ کتاب ایک ضروری کتاب ہے جس میں رسم و رواج قائم و جدید کا خوب صاف نظر آ رہا ہے

قصہ یونس - یہ دلچسپ کتاب نہایت دلکش ہے جس میں حضرت یونس کی پوری داستان ہے

نماز مسلم - یہ وہ پیاری کتاب ہے جس میں نمازی اور بنظر دینوں کا انجام صاف نظر آ رہا ہے

خواب مسلم - یہ کتاب قابل دید ہے جس میں خوابوں کے متعلق جملہ آیات مرقوم ہیں۔

جمعہ کی نیازی - یہ نئی کتاب وہ کتاب ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ جمعہ جو نہیں بلکہ عید المومنین ہے

رضوان مولا - قابل دید کتاب ہے قیمت ۸۰ معراج رسول رحمت



یہ کتاب قبل از فوت جرنیل ہو گئی ہے کوئی صاحب طبع انفرمائیں اسکے جملہ حقوق بنام مصنف و ناشر محفوظ ہیں

قِصَّةُ الْوَلَدَيْنِ مَوْلَا عِظَا الْاُخْرَيْنِ

تذکرۃ الصّالحین

دوسرے جلد کتابخانه ملی

۲۴۶۵۵

کاپیلا حصہ یعنی ہمدارہ

قیمت گوردید

قصہ حضرت ایوب علیہ السلام

و شہادت نامہ

حضرت امام حسین علیہ السلام

فرزندان حضرت مسلم جسکو

شاعر شیرین زبان نیکمہ دان - ماہر موزع رقان - فخر زمان حضرت اقبال سہارنپوری نے

برای استغاثہ عامۃ المسلمین سلیس روز زبان میں نظم فرمایا

اور

حسب فرمایش احقر انام خاکسار محمد یوسف مالک کتبخانہ یوسفی سہارنپور

محبوب المطابع دہلی مطبع ہونی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
 اما بعد احقر الانام بندہ ناچیز نیاز احمد تخلص باقبال خلف صغریٰ شیخ خلیفہ مجید الدین
 صاحب ریاضی و ان مرحوم و مغفور متوطن سہارنپور محکمہ قضاۃ برادران سلام کی
 خدمت میں ملتس ہے کہ کمترین نے فقہ حضرت ایوب علیہ السلام اور شہادت نامہ
 فرزندان حضرت مسلم مع شہادت نامہ امام حسین علیہ السلام کو کتب تواریخ و مطابقت
 روایات صحیح از اول تا آخر نہایت سلیس اور سادہ اردو زبان میں منظوم کیا جس کو
 اکثر مجالس میلاد شریف میں عزیزان محمدیہ بین و محمد یعقوب و چھوٹے میان
 وغیرہ ساکنان محلہ ڈولی کھال نے پڑھا جس سے سامعین مجلس نہایت لطف اندوز
 ہوئے اور چھپوانے کی فرمائش کی۔ چنانچہ اجاب کی خاطر کوئٹہ نظر رکھتے ہوئے اور
 اس غرض کو پورا کرنے کے لئے جناب مولوی محمد یوسف خان صاحب بن قاضی
 محمد یعقوب خاں صاحب مرحوم ساکن کابل حال وارد سہارنپور کو واسطے چھپوانے کے
 دیا۔ امید ہے کہ شایقین اصحاب جناب موصوف سے اس مجموعہ کو خرید کر محفوظ
 ہونگے اور سہو و نیان کو معاف فرما کر احقر کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے
 اگر سلیک نے ہماری حوصلہ افزائی کی تو اسکے دوسرے حصے بھی شائع ہونگے۔ والسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اول کروں حمد خدا تو صیف حق لاؤں بجا	سب نے جسے سجد کیا شان جلالت دیکھ کر
یکتا ہو وہ ذات خدا یکتا ہو وہ رب العلا	کیا ہو سکے چون چرا خالق کی حکمت دیکھ کر
ذات ہو اسکی احد بیشک ہو وہ رب قدیر	اپنا ثانی آپ ہے کوئی نہیں اُس کا نظیر
بیشک ہو وہ سب کا خدا بیشک ہو وہ سب سے بڑا	سب وہ رتبہ ہیں سوا سب الگ سب جدا
سب کا وہی حاجت وایسب کو اسی کا اہرا	سب دیا سر کو جھکا بمیشل قوت دیکھ کر
اُس نے دم بھر میں ہر ایک شے کو پیدا کر دیا	ہو عجب قدرت کہ ناپید کو پیدا کر دیا

کن کہے پیدا کر دیا چرخ بریں عرشِ علا

حور و ملک و فرس و سنگ و شجر آب ہوا

آدم کو وہ رتبہ دیا۔ سجدہ فرشتوں نے کیا

حیران ہو گئی ہوا۔ انساں کی عظمت دیکھ کر

ہے شہنشاہِ دو عالم بس وہی ربِ قدیر

آپ اپنے واسطے پیدا کیا اپنا وزیر

ہر چیز سے پہلے بنا۔ نور محمد مصطفیٰ

سب مسلوں کا پیشوا۔ محبوب اپنا کر لیا

پھر سلسلہ آگے بڑھا۔ پیدا ہوئے سب انبیا

پھر امتحان اُنکا لیا۔ صبر اور طاقت دیکھ کر

گر نہوتے جاوہ گر دنیا میں محبوبِ خدا

کوئی شے پیدا نہوتی شک نہیں اس میں ذرا

جتنے ہوئے ہیں انبیا۔ تھے سالکِ اہِ خدا

رتبہ دیا سب کو جدا۔ ہیں صاحبِ فضل و عطا

اب تم منو مجھ سے را۔ حال حضرت ایوب کا

جن کا لقب صابر کیا۔ حق نے ریاضت دیکھ کر

ہر صیبت اور شہرِ کل میں صابر آپ تھے

ہو کلام اللہ کی آیت کہ صابر آپ تھے

<p>جو کچھ رقم میں نے کیا مضمون ہر وہ قرآن کا سب کتابوں میں لکھا کرنا نہ شک میں را</p>	<p>یا ہر حدیث مصطفیٰ - یا ہیں روایات بجا مضمون میں نے چن لیا اک اک روایت دیکھ کر</p>
<p>دل لگا کر شوق سے اسکو سہیں سب خاص عالم اور رہیں ٹپتے حبیب حق پہ صلوٰۃ و سلام</p>	
<p>یوں اویان خوش بیاں کرتے ہیں قصہ کو عیاں تھیں چار گھر میں بویاں اور تھے رٹے لکڑیاں</p>	<p>تھا روم میں انکا مکاں تھیں خنجر لوطا کی ہاں تھے نیک سب دوکھاں شاداں تھو حضرت دیکھ کر</p>
<p>تھے ہزاروں اونٹ گھوڑے بھڑ بکری لاکھام اور پوسے پانسو خاست میں رہتے تھے غلام</p>	
<p>گھیر میں بہت تھا مال و زر اور کچھ تھا خوف خطر دن بھوکے دسترخوان پر کھاتے نہ تھے وہاں</p>	<p>لیتے تھے بھوکوں کی خبر ہوتے نہ تھے موجود گر کرتے تھے اپنی حتم تر سب کی مصیبت دیکھ کر</p>
<p>دین کی دولت سے وہ ہر وقت بالمال تھے دولت دنیا سے دنیا میں بڑے خوشحال تھے</p>	

تھا مال دولت بیچ کر جسکی نہیں تھی کوئی حد	تھی ساتھ مالک کی مدد۔ ہر وقت تھا ذکر احد
---	--

تھا لعل اللہ الصمد تھی یاد حق با شہو	شیطان کو آیا حسد۔ ایسی عبادت دیکھ کر
--------------------------------------	--------------------------------------

عرض کی شیطان نے حق سے کہ اور الگ نام

گر مصیبت ان پہ کچھ آئے نہ لیں پھر ترانہ

کی عرض یوں شیطان نے تیرا میرا مالک میرا رب	تکلیف نہیں پہنچا کی جب چھوٹے عبادت انجی
--	---

اُس دم ہوا ارشاد رب۔ جھوٹا ہو تو اوی بے آؤ	ہم متحاں لیتے ہیں اب تیری عبادت دیکھ کر
--	---

ہو مرا ایوب قرباں مجھ پدل سے جان سے

تو نہیں واقف ہوا ابلیس کی شان سے

جاننے دی قدرت تجھے ہر بات کی طاقت تجھے	تا ہو کچھ حجت تجھے رہو پھر نہ کچھ حیرت تجھے
--	---

ہر بخل کی عادت تجھے۔ ہر ہرجاہ ذلت تجھے	ہو گی بڑی حیرت تجھے نبیوں کی تہمت دیکھ کر
--	---

ہو گیا تیار شیطان امتحاں کی واسطے

دشمن جاں بن گیا جان جہاں کی واسطے

شیطان نے جو کچھ کہا۔ پورا خدائے کر دیا لوگوں نے حال آکر کہا۔ بوجے کہ بالکاسی ضیا	ارشاد بھلی کو ہوا۔ بھلی سے سب کچھ حل گیا اُس کا تھا اُسے لپیلا۔ کچھ اپنی حکمت دیکھ کر
	جل گیا گھر بار بار۔ اور سب نوٹ دی غلام تھا عبادت مگر دن رات آنحضرت کو کام
پھر حکم پانی کو ملا۔ زور اپنا تو بھی کچھ دکھا اکدم کے دم میں لیگیا۔ آؤٹا دھڑک رہا	پانی نے زور اتنا کیا ہر سمت جاری ہو گیا سب جگہ پانی ہوا۔ آفت پہ آفت دیکھ کر
	آپ بیٹھے دیکھتے تھے بند تھی لیکن زبان شکر حق کرتے تھے دل سے تھی نہ لب ہوش مان
آئی ہوا پھر زور کی۔ آندھی کی صورت وہ چلی کھیتی بہت تھی آپ کی۔ غارت سب سے ہوئی	جس سے کہ کانپ اٹھے سبھی ایسی دیکھی تھی کہ کچھ بھی وہ باقی رہی۔ آتی تھی حسرت دیکھ کر
	آپ بولے عیب سے خالی ہے کام اللہ کا ہے بڑی دولت ہمارے پاس نام اللہ کا

فرزند جو تھے آپکے، مکتب میں وہ پڑھنے گئے	پڑھتے تھے وہ بیٹھے ہوئے چھت گڑھی دیکھتے
دم بھر میں وہ بگڑے اس بات سے سب ڈنک تھے	دشمن بھی روتے تھے کھڑے یہی مصیبت دیکھ کر
<p>وانع بیٹوں کے اٹھائے کی نہ ہرگز آہ پر</p> <p>صبر تھا ایوب کے دل کو نظر اللہ پر</p>	
رشتہ فخر جاتے رہے، انور نظر جاتے رہے	لحنت جگر جاتے رہے، گلہائے تر جاتے رہے
لعل و گہر جاتے رہے، تازہ فخر جاتے رہے	ساتوں سپر جاتے رہے، روتی تھی خلقت دیکھ کر
<p>دولت اور اولاد تو جاتی رہی اور دوستو</p> <p>جان باقی رہ گئی اسکا بھی اب قصہ سنو</p>	
یہ ذکر یوں اک روز کا کرتے تھے وہ باوجود	ایک دروپاؤں میں آٹھا، وہ یک بیک زخمی ہوا
وہ زخم کھرا تپتا بڑھا سب جسم اس سے پھل گیا	سب کلیجہ ہل گیا حضرت کی حالت دیکھ کر
<p>رفتہ رفتہ پڑ گئے کپڑے بدن میں آپکے</p> <p>کھا لیا سب باس کچھ چھوڑا نہ تن میں آپکے</p>	

کیڑے ستم ڈھانے لگے، تکلیف پہنچانے لگے	سارا بدن کھانے لگے، رگ رگ میں عمر لانے لگے
سب جسم کھجوانے لگے، حضرت کو ترپانے لگے	سب دلیں تھرانے لگے، کیڑوں کی کثرت دیکھ کر
وہ بدن جو صاف اور شفاف تھا بلور سا	
ہائے کیڑوں نے اُسے کھا کھا کے زخمی کر دیا	
کیڑوں نے کھایا اس قدر، چھلنی ہو اداں و جگر	منہ آنکھ کان و ناک پر کیڑی ہی آتے تھے نظر
پہرتے تھے سارے جسم پر اُوبے پھا جاتا تھا	کوئی نہ لیتا تھا خبر، ایسی بری گت دیکھ کر
ہو گئی بدتر سے بدتر گرچہ حالت آپ کی	
پر نہ چھوٹی ایک دم کو بھی عبادت آپ کی	
ٹپ ٹپ ٹپکتا تھا اُہو جاری تھی پاپ کچھ لہو	قائم نہ رہتا تھا وضو لیکن عبادت کی تھی نحو
کرتے تھے پوری ہو ہو رہتے تھے ہر دم قباہ	کہتے تھے یار قبیحی تو، خوش تھے مصیبت دیکھ کر
کوئی کیڑا جسم سے گرتا جو بالائے زمین	
چلے پڑا سکو اس کا کراہتا کچھ سپینے نہیں	

کیڑا جو گرتا تھا کوئی، لیٹے اٹھا اسکو جی بھی

کہتے تھے کون کر خوشی، خوراک میری جسم کی

کھا کرتیں حق کے نبی، زخموں کو کھیتے تھے

اللہ نے کیڑوں کو دی، اپنی مشیت بیکھر

آپ فرماتے مصیبت کی جو یہ اک قید ہے

راز پوشیدہ ہوا ہیں کوئی آپس بھید ہے

آخر گئی رکھال گل جاتا رہا سبے ور بل

بسٹ گیا سب جسم مثل، ٹپتی نہ تھی اکدم کو کل

چربی گئی ساری گچھل، اور پیاں میں نکل

سوئے نہیں تھو ایک پل، ہوتی تھی رقت بیکھر

کہتا تھا شیطان دہلیز اب بگڑ جا بیگا کام

اب عبادت اور نمازیں انکی چھوٹ گئی تمام

جب آل الیا آپکا شیطان نے دیکھا ہرا

ایوب سے فرض خدا، اب ہو نہیں سکتا ادا

تب دہلیز یوں کہنے لگا، ہو گا بس اب میرا

مرد و خوش ہونے لگا، انکی نقابٹ بیکھر

کہتے تھے ایوب میں بھی ہونٹ صاحب نصیب

رات دن جاری زباں پر ہر حرفے فکر حبیب

حضرت کہ تھے اعلیٰ رحم تھے ہر طرح ثابت قدم	بالکل تنہا رنج و الم تھے شکر کرتے دہم دم
سرتخا خدائے آگے خم کہتے تھے کھا کھا کر قسم	اللہ پر شاکر ہیں ہم ایماں کی دولت دیکھ کر
بیویاں تھیں چار لیلیٰ تین نے خود ہی طلاق رہ گئی بس ایک تنہا خدمت کا جسکو شہنشاہ	
اُس کا رجمہ نام تھا، یوں اُسے رو رو کر کہا ہوں آج کرتے جہاں کل حشر کو پیش خدا	عیش اپنے مجھکویا، حسان ہے مجھ پر بڑا کیا منہ دکھاؤنگی بھارتھو کے گی خلقت دیکھ کر
ہو گئے سب آدمی کنبے قتیلے کے جہا رہ گئے دو آپ کے شاگرد تھے جو با خدا	
بستی کے لوگوں نے کہا، کر دو خیریاں سے جہا لی آپ کی گھٹری بنا، اور اسکو سر پر رکھ لیا	شاگرد لائے بوریاء اس پر لپیا ان کو بٹھا اک گاؤں آگے آگیا ٹھیرے فراغت دیکھ کر
جا کے اُس گاؤں میں شیطان نے یوں ظاہر کیا دونہ یاں انکو جگہ خوں نکا ہے بگڑا ہوا	

واں نکالا جلد تر تھا دوسرا کاؤں اور دوسرے	واں گئے وان بھڑپوں سات کاؤں کے
کرتے پھری پایا نہ گھر جنگل میں دیکھا ان شجر	سمجھے کہ یاں ہوگی سہرے سہرے حالت بیکار

واں بٹھا کر آپ کو بس چاہیے شاگرد بھی
اب فقط جنگل میں حضرت اور حمیہ گئی

بیجا رشتہ نیجاں، رشتے لگے دونوں ہاں	تکلیف کا ہو کیا بیاں، دونوں کے دونوں ہاں
حالت تھا ان مان سانپ اور بگڑا تھا جہاں	ٹٹے تھے سب پیرو جہاں اتنی تھی دہشت دیکھ کر

جان و دل سے کام کرتی اور محبت آپ کی
ایسی تونو کر بھی کر سکتے نہ خدمت آپ کی

تھی جان و دل سے جہاں بولے تھی مٹھی لیا	تھے پاس گلوں میں کھائے تھے ہاں فردوسیا
دو وقت لاتی وٹیاں زخموں کی جھلکیاں	ہرم دما تھی زبان، تھے شاد حضرت دیکھ کر

جاکے پھر ہر کاؤں میں شیطان نے ظاہر کیا
اس کا شوہر جو اس کا خون ہے بگڑا ہوا

<p>جنگاؤں والوں کو ہوا معلوم نہا راجہ گھر میں سے باہر کر دیا کچھ لاش اسکا چل سکا</p>	<p>دھکے دیتے کچھ کچھ کہا۔ دھمکایا اور غصہ کیا صدہ رحمہ کو ہوا، یہ تازہ وقت دیکھ کر</p>
	<p>دوسرے گاؤں میں پہنچی تب حمیہ چستہ تن کافرو عورت تھی اس سے یوں کہا کچھ کر جتن</p>
<p>جو میری سرک تاج دی، دنیا کا جس سے راج ہے یہ ضرورت آج دی۔ کرونگی جو کچھ کاج ہے</p>	<p>بیماری محتاج دی، گھر میں نہیں آج ہے وہ اگر کچھ لاج دی، میری مصیبت دیکھ کر</p>
	<p>تھے بہت لمبے بہت ہی خوبصورت سر کے بال یوں کیا کافر کی عورت نے حمیہ سے سوال</p>
<p>ہیں بال پتیرے جیسے، کیسے کیسے بڑے چٹنی سے مچھو کات دیں وہیاں ونگی تجھے</p>	<p>ہیں خم باز کندھوں پر پرہیز کا بہت اچھے لگے عشق ہو گیا انکا مجھے انکی نزاکت دیکھ کر</p>
	<p>سن کے یہ باتیں حمیہ چستہ جان رونی لگی اور بہت منت سماجت کر کے یوں کہنے لگی</p>

اس میں تو ہر ذلت مری جا بگی رعبت مری

ہو گی بری حالت مری ہر وکتی غیرت مری

آجائیگی شامت مری پڑتی نہیں مہبت مری

تو مان بے منت مری اتنی نہ حجت و بھکر

کر خدائے واسطے کچھ رحم مجھ مٹلوم پر

مت چلاتیغ ستم ظالم مرے خالق م پر

بہام میں ہو جاؤنگی، یہ منہ کسے دکھلاؤنگی

سب میں بری کہلاؤنگی خانہ کو کیا بھاؤنگی

کاووں میں کیونکر آؤنگی، فردوری کیونکر پاؤنگی

بے انتہا شراؤنگی، ہر اک کی صوت بھکر

کچھ ہوا اس پر نہ اس منت سماجت کا اثر

رکھ لئے کم نخت نے سب بال ہر کے کاٹ کر

شیطان نے یہ دیکھ کر ایوب کو کر دی خبر

بنی بنی بنی بد گھر، پایا ہر آج ہر کام تر

لوگوں نے چوٹی کا ٹکر چھوڑا ہوا اسکو سب

ابا رہی ہر وہ اوھر روگے صوت دیکھ کر

سُن کے پھرت نے عقدہ میں مٹم کھا کر کہا

وینگے اچھے موکے سو کوڑوں کی ہم اسکو سزا

پہنچی حمید جب ہاں حضرت نے تب پوچھا کہ ہاں	ہیں بال چٹنی کے کہاں رو کر لگی کرنے لیا
اللہ نہوں یوں گماں بدے میں اُمکے مٹیاں	گاؤں لانی ہوں ہاں بچہ ضرورت کھانے
ہو گئے بیتاب سن کر بولے اے فریادیں	
اس مصیبت میں ہوئے ہیں مجھ کو اٹھا رہیں	
کرنے لگے رو کر دعا کر رحم مجھ پر اے خدا	کیا امتحان دے گا بھلا ادا ہوں میں ہوتا
بس بخیر سے میری خطا کر اپنی رحمت سے شفا	مقبول کی حق نے عابدہ کی رقت دیکھ کر
آئے جبریل ہیں بولے کہ اے عالیجناب	
آپ کو اللہ نے بخشا ہے صابر کا خطاب	
روح الامیں نے نہیں یا پیغام حق آ کر سنا	سید دیا آنکھ بٹھا کرنے لگے شکر خدا
وہ جسم جو کمزور تھا اُس میں بہت زور آگیا	خوش ہو گئے بے انتہا حق کی عنایت دیکھ کر
ہو گیا شیطان جھوٹا اور بہت ذلت ہوئی	
صبر پر آپ کے مردود کو حیرت ہوئی	

پھر حضرت ایوبؑ جہیل یوں فرمانے لگے

پاؤں زمین پر پڑے۔ مارا تو جاری ہو گئے

دو چشمے صاف کے تھے صاف اشریں^ٹ

ایوبؑ بید خوش ہوئے، انکی لطافت دیکھ کر

آپ اچھے ہو گئے دم میں خدا کی شان سے

وہ بڑا شاعر و غفار ہے رحمن ہے

حضرت نے وہ پانی پی لیا۔ اور غسل بھی لے لیا

زخمی بدن سب بکا۔ یکا لحت اچھا ہو گیا

ایسا وہ پہلے بھی نہ تھا۔ اک نور تھے سر پر

یاد آتی تھی شانِ خدا۔ چہرہ کی رنگت دیکھ کر

پھر اٹھا کر ایک ٹیلہ پر بٹھایا آپ کو

ایک کپڑا لے کر جنت سے اڑھایا آپ کو

آئی حمیمہؑ ہاں پایا نہ انکا کچھ نشان

گھبرا گئی وہ نیجاں کرنے لگی رو کر بیان

یار ہیں احبابوں کہاں یار بچہ پھر ہر جا

وہ اپنی بندھی کو امان دیکھ کر کیا حالت دیکھ کر

ناگہاں بچے سے اک آواز آئی کان میں

جب ہاں پہنچی تو ایوبؑ آگے پہچان میں

پہنچی جو اس چہرہ تن کچھ اور ہی کبھی نہیں	بس کھل گیا دل کا چمن بچہ رشتی بچہ مگن
اور یوں لگی رکنے سخن اللہ رشتان و المہن	کندن سارا بدن ہنستی تھی صورت دیکھ کر
<p>حضرت ایوب نے چاہا کریں پوری قسم</p> <p>اور سو کوٹے رحمیہ کے لکھائیں ایک دم</p>	
آیا وہیں حکم خدا ہرگز نہیں سکی خطا	حضرت ہوئی اس ادا، اچھی طرح تم کو رکھا
دی تہنئے گرا سکو مزار اچھا نہیں ہو گا ذرا	ایوب کو خوف آگیا۔ یہ اپنی جرات دیکھ کر
<p>حکم آیا لیجئے ملکی سی شاخ اک پیڑ کی</p> <p>اور ہوں تنوٹ ہتیاں سوکھی ہوئی آہیں لگی</p>	
حضرت نے از حکم خدا فرمان یہ پورا کیا	ایک شاخ لیکر چھو دیا جسم رحمیہ کو ذرا
بس ہو گیا فضل خدا آسان مشکل کو کیا	دونوں نے وی گردن جھکا۔ حق کی حکمت دیکھ کر
<p>دم بدم ہونے لگا۔ بس پھر تو فضل کبریا</p> <p>گماؤں جو انکا وطن تھا وائے نہیں پہنچا دیا</p>	

تھی جس مکان کی چھت گری جبریلؑ نے فانی	آواز ہر لڑکے کو دی آئے وہ اٹھ اٹھ کر بھی
ساتوں ساتوں کو ہونی حاصل و بار زندگی	خوش ہو گئے حق کے بنی بیٹوں کی صورت دیکھ کر
	بھڑ بھڑی اونٹ گھوڑے اور سب لونڈی غلام
	حکم خالق سے دوبارہ ہو گئے زن تمام
ہو اک روایت میں لکھا جو کچھ گیا تھا آپ کا	اُس سے زیادہ مل گیا بھر خرچ اک بار اٹھا
سوئے کا مینہ برسا گیا چاندی کا ستھر اویسا	عزت ہوئی رتبہ بڑا دولت کی کثرت ڈھیکر
	مل گئیں پھر آپ کو پہلی وہ ٹٹیشوں بیویاں
	اور رحمہ کو دوبارہ کرو یا حق نے جو ان
ہو صبر کا رتبہ بڑا ہو صبر میں حق کی صفا	اس میں نہیں ہو شک قرآن میں سچا چکا
جو صابر و شاکر بنا۔ اللہ کا وہ ہو گیا	اللہ اس کا ہو گیا۔ اس کی ریاضت دیکھ کر
	ہو گیا بس حضرت ایوبؑ کا قصہ تمام
	شکر ہے اقبال حق کا اور پھیر پر سلام

اب کیجئے حق سے نا۔ پوری ہو سکی التجا	ہو سننے والوں کا بھلا۔ دے پڑھنے والوں کو خزا
ہم سب کو دینے کی خدا ہو دین و سلام کا	طاقت ہمیں کرے عطا کمزور حالت تکھیر

شہادت نامہ حضرت امام حسین علیہ السلام

رکھ کے شبیر کے حلق پر جس گھڑی	شمر ملعون خنجر چلانے لگا
ہرج تھرا گیا۔ کانپ اٹھی زمین	زلزلہ عرش عظم کو آنے لگا
بوسے حضرت دیکھ تو پہچان تو میں کونوں	اپنے لمبے غور کر تو جان تو میں کون ہوں
فاطمہ بنت احمد کی میں جان ہوں	روح احمد کی راحت کا سامان ہوں
دل سے نانا کی امت پہ قربان ہوں	خون ناحق مرا کیوں بہانے لگا
کچھ نہ ان باتوں کا حضرت کی ہوا اس پر اثر	بولا وہ ظالم ابھی تلوار سے کاٹوں گامٹر

سجدہ کرنے دے پھر کاٹ لینا گلا	بو لے حضرت کہ اب وقت ہے ظہر کا
لطف حمد الہی میں آنے لگا	سر کو جلتی ہوئی خاک پر رکھ دیا
آپ سجدے سے اٹھانے بھی نہیں پائے تھے	وا ز ظالم نے کیا شبیر کے رخسار پر
چوم کرتے تھے جس کو حبیبِ خدا	عارضِ پاک تھا جب وہ حق نما
زخم سے خون بہ بہ کے آنے لگا	کٹ گیا گورا گورا وہ گال آپ کا
زور سے اک تیر پھر حضرت کے ماتھے پر لگا	خون کا فوارہ پیشانی سے جاری ہو گیا
ظلم نانا کو امت کے دکھلاؤں گا	بو لے رو کر کہ اب خلد کو جاؤں گا
کہہ کے یوں صبر حضرت کو آنے لگا	سامنے حق کے فریادے جاؤں گا
قبلہ رو ہو کر بہت حمد و ثنا کی اپنے	
ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے دعا کی اپنے	

خون سے اپنے حضرت لئے کر کے وضو	کی دعا حق سے یوں بیٹھ کر تبتلہ و
بخش دے میری نانا کی اُمت کو تو	وقت آخر مراد دل ٹھکانے لگا
کچھ نہیں تھا اُس گھڑی شیر کے لمہیں ملال	
بخش اُمت کا یوں رو کر کیا حق سے ال	
تجھ کو جد حسین حسن کی قسم	تجھ کو اس میرے زخمی بدن کی قسم
خون میں ڈوبے اس پیر کی قسم	بخش اُمت مراد دل ٹھکانے لگا
کر رہے تھے آپ یوں سجدے میں خالق سے دعا	
شمر نے تلوار دی حضرت کی گردن پر چلا	
چڑھ گیا شمر خچاری پہ شہر کی	تیز تلوار حلقوم پر پیر دی
کلمہ حق پڑھا آپ نے جان دی	لب پہ اللہ اللہ آنے لگا
جنا کو جھوٹے میں جھلایا کرتے تھے روح الامین	
آج ہے اُنکے گلے پر خبر شمر لعین	

<p>تین شبیر کے حلق پر جب چلی کانپ اٹھا مزار حیات النبی</p>	<p>رودینے خلد میں فاطمہ اور علیؑ عرش اللہ جنبش میں آنے لگا</p>
	<p>گر پڑا جسدِ زمین پر قطرہ خونِ امام آہ کی اور حاملانِ عرش کانپ اٹھے تمام</p>
<p>زور زور ہاتھ پاؤں جھٹکنے لگے نیم بس کی صورت تڑپنے لگے</p>	<p>سر کو حضرت زمین پر پیٹنے لگے جسمِ کلیف سے تلملانے لگا</p>
	<p>گر گئی پرواز تن سے روح اقدس آپ کی سر کو جا کر رکھ دیا آغوش میں ابا کی</p>
<p>اک طرف تھے علیؑ اک طرف فاطمہؑ بیچ میں سب نے شبیر کو لے لیا</p>	<p>اک طرف مصطفیٰ اک طرف ابنِ عباسؑ ساتھ میں سب کے جنت کو جانے لگا</p>
	<p>جو حسین ابن علی کے واسطے غمخوار ہے خلد اقبال کے واسطے تیار ہے</p>

بولاف تا تل کہ پورا ہوا مڑا

جسم سے کر کے حضرت کے سر کو جدا

سر کو نیزے پہ رکھ کر دکھانے لگا

جسم شبیر کا خاک و خون میں رہا

شہادت نامہ فرزدان مسلم علیہ السلام

آکے عارت طمانچے لگانے لگا

گوئے گالوں پہ مسلم کے بچوں کے جب

ایک ٹڑپا تو اک بلبلا نے لگا

لال احمد کے لعلوں کا منہ ہو گیا

بولا عارت جستجو میں انکی تھا میں بقیار

کیا خبر تھی میرے گھر میں ہیں جیسے میری شکا

بلبلانے لگے بے زباں بے ہن

جب کیا دونوں بچوں کا ننگا بدن

جب گالوں کو پکڑ کر دبانے لگا

اماں اماں لگے کہنے وہ گلبدن

بولی بی بی انکی سائے ظالم تجھے کیا ہو گیا

ظلم کیوں ان چاند سی شکلوں پہ تو کرنے لگا

بولی بی بی کہ ظالم خدا کے لئے
رحم کر رحم کر مصطفیٰ کے لئے

دیکھ کالانہ کر مست نہ سدا کے لئے
جیتے جی کیوں جہنم میں جانے لگا

گر ٹپھی عارث کے قدموں پر وہ کہتی ہوئی

گھر بلا کر اپنے ایسا ظلم کرتا ہے کوئی

خود ہی دودن سے ہیں بلبلائے ہوئے
باپ کا دل غول پر ہیں کھائے ہوئے

تیرے گھر میں ہیں مہمان آئے ہوئے
کیوں ستائے ہوؤں کو ستانے لگا

دولت دنیا کے لالچ میں وہ بے ایمان تھا

خون تھا سپر چڑھا بخوف وہ شیطان تھا

زور سے اپنی بی بی کو دھکا دیا
بولا چل بیٹ پرے دور ہو بے جیا

لال غصہ سے ظالم کا مست ہو گیا
نیلی پیلی سی آنکھیں دکھانے لگا

پاؤں پکڑے اور باہر کھینچ لایا سر بیل

خوف کے مارے لگے رونے وہ ہو کر ہم نعل

بال سر کے اٹے چھل گئی کھال بھی	بھر گئے خاک و خون ہیں گال بھی
تھانہ عمامہ سر پر نہ رومال بھی	کھینچ کر گھر سے باہر جو لانے لگا
ساتھ لیکر انکو گھوڑے پر چلا وہ باگام	
بیچھے دھڑکی اسکی بی بی اسکا لڑکا غلام	
تھا جو اس کا غلام اس سے کہنے لگا	میں ہوں آقا تو سبے بردہ مرا
لے یہ تلوار اور کاٹ ان کا گلا	اسکو دھمکا کے غصہ دکھانے لگا
یوں لگا کہنے غلام او دشمن آل نبی	
بس چلے میرا تو تیرا خون پی جاؤں ابھی	
پھر تو کی تیج عازت سے اپنی علم	جسم کے اس کے دو کر دیئے ایک دم
اسے کلمہ پڑھا کر کے گروں کو تم	جانب: خدا جوش ہو کے جا نے لگا
مار کر جارت سے اسکو اپنے بیٹے سے بڑھا	
قتل انکو کر کے دے ایشوں کو دریا میں بہا	

بولایا نہ ہیں ان کو ترپاؤں گا

ان کو ماروں گا یا خود ہی مر جاؤں گا

منہ قیامت میں کیا تھی کوہ کھلاؤں گا

یوں کہا اور آنسو بہانے لگا

بولے بچے خود چلا حارث جو خنجر کیسیج کر

جاں نہ لے دل اپنا ٹھنڈا کر لے ہم کو بیچ کر

دوڑی بنی جی کہ کم سخت کرتا ہے کیا

اٹھا بیٹا تو اس کا بھی کاٹا کلا

تتبع سے اسکو حارث نے زخمی کیا

خوف مسلم کے بچوں پہ چھانے لگا

دونوں بچے جب گئے کرنے نماز حق ادا

کاٹ ڈالا تب بڑے بھائی کا ظالم نے کلا

منہ کو بھائی کے بھائی لگا چومنے

یوں کہا بھائی سے بھائی معصوم نے

بھائی کے گرد بھائی لگا گھومنے

بھائی بس صبر کر دل ٹھکانے لگا

جب لگا روئے وہ اپنے بھائی کا لے لیکے نام

کر دیا تھوٹے کو بھی ظالم نے خنجر سے تمام

دھڑکرا اک طرف اور سر اک طرف	دل کٹا اک طرف اور جگر اک طرف
سینہ چاک اک طرف اور کمر اک طرف	کر کے اک اک کے دودھ دیکھانے لگا
سامنے حاکم کے حارث اُنکے جب سر لے گیا	
رویا حاکم بھونکیا سکلیں دیکھ کر اوریوں کہا	
قید کرنے کو میں نے کہا تھا تجھے	قتل کا حکم کس نے دیا تھا تجھے
کریا سنگر جیوں ہو گیا تھا تجھے	خون ناحق جو ان کا بہانے لگا
دیدیا تب مارنے کا حکم ابن زیاد نے	
ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے حارث کے بس جلا دئے	
پھر تو دی آگ لاشے کو اُس کے لگا	وہ یہاں بھی جلا اور وہاں بھی جلا
ظلم کا اسکے اقبال پھل مل گیا	جسم دو رخ میں جا کر ٹھکانے لگا
مسلمان تجارت میں ناکامیاب کیوں ہوئے ہیں ؟	
اور آپس میں لین دین کرنے میں خائف کیوں ہیں ؟ وجہ یہ ہے کہ وہ اصول تجارت سے بے خبر ہیں۔ اور اسکے قواعد سے ناواقف ہیں۔ اصول تجارت نامی کتاب میں یہ باتیں بہت آسان طریقہ سے مفروضات بتائی ہیں تاکہ	

نظم

جماعت جا رہی ہے کربلا اللہ والوں کی

کیلنگی نام حق پر گرد نہیں اللہ والوں کی

جانب دشمن بہت ہے لشکروں کا سلسلہ

ہے بہت کم اہل بیت مصطفیٰ کا قافلہ

اوسر تو ہیں بہتر آؤ فی شبیر کے ساتھی

اوسر ہی چھاؤ فی چھائی ہوئی فوجی ساتھی

کو قیوں لئے کاٹ ڈالا گلستانِ فاطمہؑ

کرو یا برباد ہائے خاندانِ فاطمہؑ

یزید بے حیا تجھ پر غضبِ اللہ کا ٹوٹے

جڑیں کاٹی ہیں تو نے مصطفیٰ کے نوہنوں کی

ڈھارہی ہے کس قدر ظلم و ستم فوجِ یزید

کرو یا تیروں سے اک معصوم بچے کو شہید

نظر آئے ہو ہیں تر تو اسکی ماں نے رو کر

بلا میں ہیں علی صفر کے گھونگا یارِ بانو کی

	<p>پیاس سے سبکو تڑپتا دیکھ کر شبیر نے آسمان کی سمت دیکھا اور فرما نے لگے</p>	
<p>کہ میں کھی زبانیں کوثر و تنیم والوں کی</p>		<p>کرشمے اے مرے اللہ یہیں تیری قدرت کے</p>
	<p>کہتے تھے شبیر نانا جان ہم کو دیکھ لو اپنی امت کے ذرا ظلم و ستم کو دیکھ لو</p>	
<p>زمین کر بلا پر کے نازوں کے پالو کی</p>		<p>لہو کی ندیاں ہیں یا محمد مصطفیٰ جاری</p>
	<p>ہائے کیسے قتل دونوں گیسوؤں والے ہوئے بھائی کی گردن میں بھائی ہاتھ تھا ڈالے ہوئے</p>	
<p>نکالی جان اک تلوار سے دونوں ہالوں کی</p>		<p>نہ چھوڑا حارث بدعت نے مسلم کے پتھوں کو</p>
	<p>شہر مانو نے یہ دیکھا خواب اک دن بالیقین کرتی ہیں خاتون حبت صاف مقتل کی زمین</p>	
<p>بنائی فاطمہ ہر لے جھاڑو سر کے بالوں کی</p>		<p>نہ کوئی شے کہیں شہیر کے رخوں میں چھب جائے</p>

گو دہیں لے کر کہا شبیر نے اسے منکر

چھ مہینے کا یہ بچہ ہے کرم اس پر کرو

خدا کی واسطے دید و کوئی دو گھنٹ پانی کے

زباں جو تین دن سے خشک ہم تفتہ حالو

ہو گیا تن سے حسین ابن علی کا سر جدا

آسمان سے آرہی ہے آہ وزاری کی صدا

مقتل رواں ہیں خون کے فوار خرمو

نگاہیں لاشہ شہیر پر ہیں عرش والوں کی

جن کے دل میں ہے غم آل محمد مصطفیٰ

حشر کے دن آنکو جنت میں جگہ دے گا خدا

انہیں اقبال آسنو مکے لیجا بیگے جنت میں

جو روتے پاؤں ہیں کیا کرے خستہ حالو

الہام مصنف

اگر آپ صاحبان نے خاکسار کے کلام کو بہ نظر استحسان دیکھ کر شرف قبولیت بخشا تو مندرجہ ذیل کتابیں جو کہ ابھی تک طبع نہیں ہوئی ہیں اور جو کہ کتاب ہذا کے دیگر حصے قرار دیئے گئے ہیں۔ فرمائیں اسے پر طبع کیجا بیگی۔ انکے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) شہادت نامہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) شہادت نامہ حضرت قاسم علیہ السلام (۳) معراج نامہ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا بیان (۴) قصہ حضرت آدم علیہ السلام۔

تصانیف شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی موجودہ کتب خانہ ہذا

سیرۃ النعمان - یعنی امام اعظم رحمہ اللہ	۱۸	المامون - خلیفہ مامون	۱۸	آغاز اسلام - یہ کتاب
کی سوانح عمری		الرشید عباسی کی سوانح		مسلمان بچوں اور لڑکیوں
القاروق - مفصل سوانح عمری	۱۸	عمری قابل دید -	۱۸	کے لئے نہایت کارآمد ہے
حضرت فاروق اعظم رحمہ اللہ		الہارون - یعنی سوانح عمری		کتب تواریخ
سفرنامہ روم و شام -		ہارون رشید عباسی -		سوانح نورجہاں بیگم - نورجہاں
تمام واقعات نہایت تفصیل		اورنگ زیب عالمگیر پر ایک		کے نام سے کون واقعات نہیں
سے لکھے ہیں -	۱۸	نظر - جو المزام عالمگیر رحمہ اللہ		یہ وہی بیگم ہے جسکو شہنشاہ
الغزالی - یعنی سوانح عمری		پر معاندین عائد کرتے ہیں		جہانگیر کے مولیر قابل قدر قابو
امام غزالی رحمہ اللہ	۱۸	انکا مدلل جواب -	۱۸	حاصل تھا اس سوانح عمری میں
سوانح عمری مولانا روم یعنی		حیات سعادی - شیخ سعدی		اسکی پوری ملاحظہ موجود ہے -
مولانا جلال الدین رومی کی		رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل اور		روضہ تاج گنج اور اعتماد الدولہ
سوانح عمری - ننوی بزرگ		مرتب سوانح عمری -	۱۸	کا حال بھی درج ہے -
اور دیگر تصانیف پر تبصرہ -	۱۸	حیات حافظ - خواجہ حافظ		تاریخ فرشتہ اردو کامل -
مقامات شبلی - یعنی مولانا		شیرازی رحمہ اللہ کی قابل دید		شاہنامہ فردوسی
شبلی کے وہ علمی اور تاریخی		سوانح عمری -	۱۸	عجائب العرصہ اردو
مضامین جو اب تک مرتب ہو کر		حیات خسرو - طوطی ہند حضرت		قصص الانبیاء کلان
شائع نہیں ہوئے تھے	۱۸	امیر خسرو کی سوانح عمری -	۱۸	مجموعہ واقعی

ملنے کا پتہ - کتب خانہ یوسفی - سہارنپور - یو۔ پی۔

قصہ جات مفید خاص عام	ہے جس میں اکثر اولیائے	سوانح عمری حضرت علی رح
۱۲	کرام حالات اور ان کا طرز	فردوس آسیہ
۱۲	عمل و دیگر فضائل و برج ہیں	سوانح عمری زبیا لہنا بیگم
۱۰	لکھائی چھپائی اعلیٰ -	اس خاتون کے حالات پڑھ کر
۴	سوانح عمری حضرت خواجہ	دل بے چین ہو جاتا ہے
۱۳	معین الدین اجمیری رحمۃ	پیشمر وں کے حالات
۸	امیر علیہ اس میں آپ کی زندگی	مسلمان بچوں اور ستورات کی
۸	کے حالات مفصل تحریر ہوئے	واقفیت کے لئے بعض مشہور
۱۱	ہیں مطالعہ سے لذت روحانی	بنیوں اور رسولوں کے مختصر
۱۲	حاصل ہوتی ہے -	حالات صفحات ۸۰
۱۲	سوانح عمری حضرت	ولیوں کے حالات
۱۲	محمّد صابر کلیری	عام مسلمان بچوں مردوں -
۱۲	رحمۃ اللہ علیہ - رموز عرفانی	اور عورتوں کے لئے مشہور
۱۸	کا گنجینہ ہے - اہل تصوف	اولیائے کرام کے مختصر حالات
۱۲	کے لئے بیش بہا خرمینہ ہے	اور ان کے اقوال اس کتاب
۱۱	تمام حالات بالترتیب اور	میں درج ہیں -
۱۳	واضح طور پر درج ہوئے ہیں	تذکرۃ الاولیاء فارسی
۱۲	اللہ والو کی محفل -	مشہور کتاب ہے مصنفہ شیخ
۱۸	مقاصد الصالحین	فرالدین عطار - اس اردو ترجمہ

رحمت یزدان - یہ دو کتاب پڑھیں جس میں رحمت بخشش کے دریا جاری ہیں۔ ۱۸
 درود مقدس - یہ وہ مقدس کتاب ہے جس میں درودِ حق کے وظیفہ سے لہر ہر دو جاتی ہے۔ ۱۸
 علامات قیامت - مخبر صادق حضور صلعم کی دی ہوئی سچی خبریں اور ایک نیا لے رہا حال۔ ۱۸
 شہادت حسین - اہل بیت اطہار کی شہادت قدسی ہو تو حید الہی بچنے کی شہادت۔ ۱۸
 ہمارا فوٹو - ایک اصلاحی کتاب جس میں بلحاظ اعمال پیر اپنا چہرہ صاف نظر آ جاتا ہے۔ ۱۴
 طوفان نوح - تمام عالم کا غرق آب ہونا اور جناب نوح علیہ السلام کا پورا حال۔ ۱۲
 صبر ایوب - حضرت ایوب علیہ السلام کا حیرت انگیز صبر اور آپ کا پورا قصہ۔ ۱۲
 بیان میلاد و وفات - روحی غذا جناب رسول صلعم کا بیان میلاد و وفات۔ ۱۲
 مقام عبرت - یوں تو تمام دنیا مقام عبرت ہے مگر قارئین کا زمین میں رہنا اور قیامت انہیں عجیب ہے۔ ۱۲
 اہم غلطی - اہم غلط معلوم کر لیجئے اور بسم اللہ شریف کی شانِ جلالی و جلالی سے خبردار ہو جائیے۔ ۱۴
 نعت اخلاص - یہ کتاب انسان کو اخلاص کا تہا بنا دینے والی عجیب کتاب ہے۔ ۱۸
 عشق الہی - یہ کتاب دریا کے عشق الہی میں غوطے دیکر انسان کو پارس بنا دیتی ہے۔ ۱۸
 بہار علم - یہ کتاب علم الہی کی درختانیاں اور جہالت کی خرابیاں آنکھوں سے دکھا دیتی ہے۔ ۱۴
 شہ محنت - اس کتاب میں محنت کش اور کاہل وجود کا موازنہ کیا ہے۔ ۱۴

تصانیف مزاح خیر الانام حضرت اکبر واری فی میسر طی مدظلہ

۱۸	گلستان اکبر	۴	روایت بسیم اسد	۱۱
۱۴	ملا حسیں -	۴	جنت کا پھول	۱۱
۱۴	فدیہ ابراہیم	۱۰	جنت کی کٹی -	۱۱
۱۸	روایت بلال	۲	تغویہ جو ماگھوٹے	۱۲
۴	معراج معالی	۲	روایت مشاطہ	۱۱

ملنے کا پتہ

محمد یوسف خان مالک کتب خانہ یوسفی - بہار نپور



تعارف

کتبخانہ یوسفی سہارنپور کے قیام کو صرف دو سال کا قلیل زمانہ گزر رہا ہے
 اس عرصہ میں جو شہرت و نیکنامی - خوش معاملگی - صفائی کاروبار اور
 کامیابی اسکو حاصل ہوئی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ ہم جناب کی
 توجہ اس طرف منطقت کرانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کو کتب بینی کا شوق
 ہو اور آپ علم و دوست ہیں تو قبل اسکے کہ آپ کسی دوسرے مطبع یا کتبخانہ
 کی طرف متوجہ ہوں ایک کارڈ لکھ کر اس ناچیز کتبخانہ یوسفی سہارنپور
 کو یاد فرمائیں اور صفائی معاملہ معلوم کریں تجربہ کے بعد آپ اسی کے
 دلدادہ ہو جائیں گے۔ کتبخانہ میں ہر قسم کا اسٹاک مثلاً قرآن مجید معری
 و مترجم - حاکمین معری و مترجم - کتب حدیث - فقہ و رسی - مچھوڑہ مسرۃ ترجم
 پر - قافیہ - کتب مناظرہ - طب - ناول - تاریخ - قطعات نقشبندیہ
 نقویات - عجایب - قصہ جات - غزلیات وغیرہ ہر وقت موجود رہتی ہیں
 البتہ خاکسار محمد یوسف خان مالک و منیر کتبخانہ یوسفی سہارنپور دینی

